ایگریکلچر مارکیٹنگ راؤنڈ اپ

ستمبر 2006

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامتِ زراعت (معاشیات وتجارت)-21 ڈیوس روڈ پنجاب لاہور

فون نمبر 042-9201094, 9200754 ویب سائٹ: www.punjabagmarket.info

چاول کی پیداوار، مارکیٹنگ اور برآمد

چاول پاکستان کی اہم ترین نقد آور فصلوں میں سے ایک ہے۔ چاول ہر سال تقریباً 62 لاکھ ایکٹر سے زیادہ رقبہ پر کاشت کیا جاتا ہے۔ سال 2005-06 میں تقریباً 62 لاکھ ایکٹر سے زائد رقبہ پر کاشت کیا گیا اور اس سے تقریباً 56 لاکھ ٹن سے زائد پیداوار حاصل کی گئی۔ سال 2005-06 میں تقریباً 34 لاکھ ٹن چاول برآمد ہوا اور 78 ارب روپے کا زرِ مبادلہ حاصل کیا گیا۔ ملک میں چاول کی کاشت وسیع پیمانے پر ہوتی ہے۔ جس سے خاطر خواہ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ چاول کی کل ملکی پیداوار میں 60 فیصد حصہ صوبہ پنجاب کا ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں چاول کے کاشت کردہ رقبہ اور پیداوار صوبہ وار ظاہر کی گئی ہے۔

کاشت کردہ رقبہ "000" ایکڑ

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2001-02	3647	1139	150	288	5224
2002-03	3737	1207	151	404	5499
2003-04	4171	1362	152	395	6080
2004-05	3600	1344	148	398	5491

پیداوار "000" ٹن

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2001-02	2266	1159	122	335	38882
2002-03	2580	1300	121	467	4468
2003-04	2871	1433	131	413	4848
2004-05	2348	1499	123	421	4391

پاکستان میں اس وقت چاول کی ملکی ضرورت 25 لاکھ ٹن کے لگ بھگ ہے، جبکہ فی کس استعمال 16 سے 17 کلوگرام سالانہ ہے۔ پاکستان اپنی چاول کی فصل آدھی سے زیادہ برآمد کر دیتا ہے اور اس وقت تقریباً 135 ممالک کو برآمد کر رہا ہے۔ دنیا کے چاول برآمد کنندگان میں پاکستان

پانچواں بڑا ملک ہے۔ پاکستان کا باسمتی چاول اپنے ذائقے اور خوشبو میں بے مثال ہے۔ WTO کے نافذ کردہ نئے قوانین کے تحت تجارتی ماحول میں بھی پاکستان کو باسمتی اور اِری دونوں اقسام کے چاول میں پیداوری ترجیح حاصل ہے۔جس کی بنا پر پاکستان اپنی موجودہ برآمدات میں کئی گنا اضافہ کرسکتا ہے۔ چاول کی برآمدات کو بڑھانے کیلئے ضروری ہے کہ اس کو نئی مصنوعات کی شکل میں بھی برآمد کیا جائے اور اس کیلئے نئی منڈیاں تلاش کی جائیں۔ حال ہی میں حکومتی کاوشوں سے ایران اور چین کو بھی چاول برآمد کیا گیا۔

حکومت کی اولین ترجیح میں ایگریکلچر مارکیٹنگ کا شعبہ ہے۔ ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ آج کا دور مارکیٹنگ کا دور ہے اب ہم آنکھیں بند کر کے جو جی چاہے کاشت نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے اپنی اور بین الاقوامی منڈی کی مانگ کو مدِ نظر رکھنا پڑے گا۔ ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کا مقصد کاشتکار کو رہنمائی اور انفارمیشن مہیا کرنا ہے۔ جیسا کہ منڈیوں کی مانگ اور قیمتوں کے رجحان کے متعلق معلومات کسانوں کے دروازے تک پہنچانا، ایکسپورٹرز کے لئے بین الاقوامی منڈیوں کی انفارمیشن مہیا کرنا کہ کونسی منڈی میں کونسا مال بہتر طور پر بیچا جاسکتا ہے اور بین الاقوامی معیار کے مطابق گریڈنگ، پیکنگ اور برانڈنگ کی ضروریات اور ان پر عمل پیرا ہونے کے متعلق انفارمیشن مہیا کرنا تاکہ چاول اور دیگر فصلات کی ترسیل اور تجارت بہتر طریقہ سے ہو سکے۔ اس طرح ملکی زرِ مبادلہ کے ساتھ کسان کی آمدنی میں اضافہ ممکن ہوگا درج ذیل گوشوارے میں چاول کی برآمد اور اس سے حاصل کردہ زرِ مبادلہ کو ظاہر کیا گیا ہے۔

مقدار "000" ٹن مالیت ملین روپے

سال	باسمتی		دوسری اقسام	
	مقدار	مالیت	مقدار	مالیت
2000-01	502	13831	1762	17018
2001-02	550	158856	1134	116353
2002-03	717	21077	1103	11356
2003-04	716	24284	1001	13183
2004-05	815	26073	2015	28503

ہمیں چاہیے کہ WTO کے تقاضوں، بین الاقوامی معاہدوں اور منڈی کے اصولوں کے مطابق ایسا دیرپا لائحہ عمل تیار کریں جس سے ہماری چاول کی برآمد زیادہ سے زیادہ ہو، اور عالمی منڈی میں اس کی بہتر قیمت ملے تاکہ کسان کو بھی بہتر قیمت مل سکے اس کے لئے ہمیں مختلف پہلوؤں پر بہتری لانے کی کوشش کررہے ہیں۔ ہمیں اپنے چاول کی بہتر قیمت کے حصول کیلئے معیاری گریڈنگ، پیکنگ اور برانڈنگ کے سسٹم کو اپنانا ہوگا۔

پچھلے چند سالوں میں چاول کی برآمدات میں کمی واقع ہوئی جس کی بنیادی وجہ پاکستانی چاول میں افلا ٹاکسن (Afflatoxin) کا پایا جانا تھا۔ افلا ٹاکسن کی وجہ سے مکسیکو نے پاکستانی چاول پر پابندی لگادی تھی۔ حکومت اس وقت یہ پابندی ختم کروانے کی سعی کررہی ہے اور افلا ٹاکسن سے پاک اور بہتر معیار کے چاول برآمد کیلئے بھرپور کوششیں کررہی ہے۔ افلا ٹاکسن ایک طرح کی پھپھوندی سے بنتا ہے جو چاول میں نمی کی مخصوص درجہ سے زیادتی کے باعث نمو پاتی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ برداشت کے موسم میں نمی کا تناسب زیادہ ہونا ہے۔ کم درجہ حرارت کی وجہ سے دھان اچھی طرح سے خشک نہیں ہو پاتا اور اس میں نمی کا تناسب مقررہ حد (14%-13%) سے بڑھ جاتا ہے۔ اس مسئلہ کے حل کیلئے اور چاول کی برآمد میں اضافہ اور دھان کے کاشتکاروں کو بہتر معاوضہ دلانے کے لئے پچھلے سال حکومت نے دھان کی کاشت کے علاقہ کی اہم منڈیوں میں آنے والی فصل میں موجود نمی کے تناسب کو چیک کرنے کے لئے متعلقہ منڈیوں کی آٹھ مارکیٹ کمیٹیوں جس میں شیخوپورہ، پنڈی بھٹیاں، ننکانہ صاحب، مریدکے، کامونکی، گوجرانوالہ، حافظ آباد اور سیالکوٹ میں نمی چیک کرنے والے آلہ جات نصب کروائیں ہیں۔ تاکہ زیادہ نمی کی موجودگی کے بہانے خریداروں کی طرف سے کم نرخوں پر خریداری کرنے سے کاشتکاروں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ اس سے زمیندار حضرات بھرپور استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔ اور اپنی جنس میں موجود نمی کے تناسب سے فروخت کے وقت بہتر معاوضہ کا مطالبہ کرسکتے ہیں، جس سے ان کو بھرپور مالی فائدہ ہوگا۔

دھان (مونجی) کی بہتر پیداوار اور اچھی قیمت کے حصول کے لئے سنہری اصول

- کٹائی سے 15 دن پہلے کھیت کو پانی دینا بند کریں۔
- دھان (مونجی) کی کٹائی اس وقت شروع کریں جب سٹے کے نچلے دو تین دانے سبز ہوں۔
- دھان (مونجی) کی کٹائی صبح 10:00 بجے سے پہلے اور غروب آفتاب کے بعد ہرگز نہ کریں تاکہ جنس کی قیمت پوری مل سکے۔
- کٹائی کے وقت دانوں میں نمی 20 فیصد سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔
- کٹائی کیلئے دھان (مونجی) والا کمبائن ہارویسٹر ہی استعمال کریں یا گندم والا کمبائن ہارویسٹر جو دھان کی کٹائی کیلئے ترمیم شدہ ہو۔
- کمبائن ہارویسٹر کی رفتار آہستہ رکھیں تاکہ دانے ٹوٹنے نہ پائیں اور پرول وغیرہ دانوں کے ساتھ نہ آئے۔